Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142
Vol 5 Issue 1 (July-Sep 2023)

Reasons for Lack of Ethics in Contemporary Context

اخلاقیات کے فقدان کے اسباب عصر حاضر کے تناظر میں

Muhammad Aqib Javaid
M Phil Scholar, Islamic Department NCBA&E DHA Camps Lahore, muhammadaqib7226@gmail.com

Dr. Raghib Hussain Naeemi
Assistant Professor, Islamic Department NCBA&E, DHA Camps Lahore

Prof. Qaisar Shahzad
Assistant professor, Islamic Department NCBA&E, DHA Camps Lahore

Abstract

In the current era, there's a looming sense of moral decay amidst the backdrop of widespread fatal diseases, yet many are immersed in superficial pursuits. When signs of this moral decline emerge, people often lament, questioning what has become of our time—labeling it inhuman, brutal, even demonic. However, such dialogue merely exposes ignorance, as disease thrives on it. When millions are affected by a clear-cut illness with well-established treatments, yet ignorance persists, it's an erroneous assertion. Consequently, sporadic incidents of nefarious activities occur, causing momentary uproar, only to be followed by adherence to societal norms or religious leaders. There's a lack of proactive effort to address the root cause, perpetuating societal ethical deficits. A morally upright society is characterized by the conduct and values of its populace—embracing moderation, respect for human rights, and safeguarding of life and property. Such a foundation enables societal progress to flourish.

CC BY

Keywords: Moral decay, Fatal diseases, Ignorance, Societal norms, Ethical deficits

انسانی جسم میں کوئی سی بیماری ہو اس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ابن اٰدم کو اس کے وجود کا علم بھی ہو، دسیوں پرابلم ایسی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے مرض الموت کا شکار ہو تا ہے۔ صورت حال اتنی ابتر ہونے کے باوجود اسے اس کی خبر تک نہیں ہوتی مثلاً ایڈز ، کینسر اور شوگر، ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا افراد کو علم اس وقت ہوتا ہے۔ جب ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ آپ کی فلاں بیماری اخری حد تک پہنچ گئی ہے اور آپ چند ماہ کے مہمان ہیں۔ ایسے صحیح سلامت اپنے کام کاج سے واپس آنے والا شخص گھر سے کھانا کھانے کے بعد ایک دم اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولتا ہے 'مجھے ادھر درد ہو رہا ہے' فیملی کے افراد ہسپتال لے جاتے ہیں مگر وہ راستے میں ہی دم توڑ چکا ہوتا ہے فیملی کے افراد کو ہسپتال جا کر علم ہوتا ہے کہ اس مریض کی دل کی شریانیں بند تھیں۔ لیکن ایسی صورت حال میں مریض کے مرنے بعد افسوس بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسطرح کے امراض کے اسباب ظاہر اپائے جارہے ہوتے ہیں: گھی میں پکی اور تلی اشیاء کا استعمال صبح و شام جاری ہوتا ہے ویٹ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہوتا ہے اور سیر کرنا اور چلنا بڑا دشوار ہوتا ہے، اشیاء اٹھانے کا کام انتہائی مشکل محسوس ہوتا ہے۔ اس کے باجود یہ شخص اپنی طرز زندگی کو چینج نہیں کرتا اور اپنی جسانی ھیئت پر توجہ نہیں دیتا اور صحت مند ہونے کیلیے ورزش نہیں کرتا۔ ایسی کنڈیشن میں کوئی فرد مر جائے تو کہا جاتا ہے۔

(اس نے اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈالا ہے)

عصر حاضر کے تناظر میں توجہ کریں تو زمانہ بھی مھلک امراض کے وجود کی وجہ سے اخلاقیات کے تباہی کے دھانے پر محسوس ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے ہیں۔ جب اچانک جب اخلاقیات کے فقدان کی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں تو پھر لوگوں کے اقوال یوں سننے کو ملتے ہیں۔ 'ہمارے زمانے کو کیا ہوا؟ کیا ہم اتنی گراوٹ کا شکار ہو گیئں ہیں؟ کیا ہمارے زمانے میں ایسے جانور پائے جاتے ہیں؟ یہ انسانیت نہیں درندگی ہے، شیطانیت ہے، بھیڑیئے ہیں، وغیرھا لیکن یہ گفتگو اپنے آپ کو لاعلم ثابت کرنے کے مترادف ہے کیونکہ مرض میں تو لاعلمی کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ مگر زمانے میں بسنے والے لاکھوں لوگوں میں ایک ہی مرض موجود ہو اور اس کا سدباب کرنے کے اصول و اسباب واضح ہوں پھر بھی لوگ لاعلمی کا مظاہرہ کریں یہ سراسر کذب بیانی ہے۔ اسی وجہ سے شیطانی حرکات کے واقعات رونما ہوتے ہیں لیکن اکثر کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوتا بس چند روز کے لئے احساس اجاگر ہو گا پھر روٹین کے مطابق؛ یا شیخ اپنی اپنی دیکھ، کے مصداق ٹھرتے ہیں۔ اس کا دیرپا حل تلاش کرنے کی کوئی جستجو یا کوئی فرصت نظر نہیں آتی اسی وجہ سے معاشرہ اخلاقیات کے فقدان کی بینٹھ چڑا رہتا ہے۔

یاد رہے ایک اخلاق حسنہ پر مشتمل ایک معاشرے کی پہچان، اس میں بسنے والے لوگوں کا رویہ اور طرز زندگی ہوتا ہے، جس میں معتدل اور متوازن نظام، انسانی حقوق کا احترام، جان و مال عزت و عصمت کا تحفظ موجود ہو۔ ایک اخلاقی اساس پر قائم ہونے والی

CC BY

سوسائیٹی کا ترقی کے مراحل تہہ کرنا معقول امر ہے۔ کیونکہ جس سوسائیٹی کی معیشت اور قانون و ثقافت کی بنیاد حقوق و فرائض کی تکمیل کے لیے ہو گئی اسکی کچھ حالت خستہ، مفلسی کا شکار اور اخلاق امراض جھوٹ، فریب، دھوکا، بے حیائی، چوری اور خواہشات نفس کے ہاتھوں سے محفوظ ہوتی ہے۔

کیونکہ اخلاق حسنہ معاشرے باعث سعادت بنادیتے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں اخلاق حسنہ کے پیکر ﷺ نے ارشاد فرمایا:[من سعادة المرء حسن الخلق]

ترجمہ: اچھے اخلاق مرد کے لیے باعث سعادت ہے۔[1]

حسن اخلاق اور سوء اخلاق کی تعریف:

ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں؛ اگر نفس میں ایسی کیفیت پائی جائے کہ اس کے سبب افعال خیر اس طرح صادر ہوں شرعی اعتبار سے اور عقلی طور پر پسندیدہ ہو تو ایسی صفات حسن اخلاق کہلاتی ہیں۔

اور اگر اس سے افعال بد اس طرح صادر ہوں کے وہ شرعی اعتبار سے اور عقلی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے سوء اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[2]

اخلاقیات کے فقدان سے محفوظ رہنے کیلئے ان کے نقصانات سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ سوء اخلاق ایک غلیظ صفت ہے جس سے دنیاوی اور اخروی نقصانات کے خطرے لاحق ہیں۔

امام زین العابدین علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

غور و فکر ایسا چیز ہے جو مؤمن کو اس کے حسن افعال اور افعال بد بتادیتا ہے۔[3]

ہر فرد غور کریں کہیں اخلاقیات کے فقدان کے گناہ میں شریک تو نہیں کیونکہ ایسا شخص لوگوں سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ معاشرے کے افراد اس کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔ وہ اکیلا رہ جات ہے۔ لوگ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

مذمت احادیث مبارکہ میں:

وقال الفضيل قيل لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فُلَانَةَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَهِيَ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ لَا خَيْرَ فيها هي من أهل النار

حضرت فیضل بن عیاض علیہ الرحمہ سے مروی ہے۔ امام الانبیاء علیہ السلام کی بارگاہ میں عرضی پیش کی گئی: خاتون دن مین روزہ رکھتی ہے، اور رات شب داری میں گزارتی ہے لیکن اس میں بوری خصلت کہ وہ بد اخلاق ہے۔ اپنی گفتار سے ہمسائیوں کو غم پہنچاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا؛ اس میں اچھے اخلاق نہیں تو وہ دوزخیوں میں سے ہے۔[4]

[سوءالخلق ذنب لا يغفر و سوء الظن خطيئة تنوج][5]

OPEN ACCESS
CC BY

ترجمہ: سوء اخلاق وہ گناہ ہے جس کی بخشش نہ گئی اور سوء ظن ایسی خطا ہے جو دوسرے گناہوں کا ذریعہ ہے۔

ان العبد لیبلغ من سوء خلقه اسفل درک جهنم[6]

ترجمہ: بندہ اپنے سوء اخلاق کی وجہ سے جہنم کے اسفل السافلین میں ڈال دیا جائے گا۔

احایث نبوی ﷺ سے بھی واضح پیغام مل رہا ہے کہ اخلاقیات کا فقدان ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں ہے جہنم کے اسفل السافلین (نیچلا طبقہ) میں ڈال دیا جائے گا۔

ایک مسلم معاشرہ میں معاشی، قانونی، اخلاقی، فلاحی، نیکی، وعدے کی پاس داری معروف ہوتی ہے۔اسی وجہ سے مسلمان سیاسی تنزلی کے شکار ہونے باوجود اپنی اخلاقی، ایمان داری، وعدے کی پاس داری اور افعال حسنہ کی وجہ سے صدیوں تک مثال بنا رہا ہے۔ غیر مسلم بھی مسلمانوں کی صدق مقال اور حسن افعال کی گواہی دیتے نظر آتے تھے قبل از آزادی یہ معروف تھا کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم (ھندو، عیسائی) کی دکان پر جاکر کہتا کہ یہ سامان فلان دوکان پر اتنے کم ریٹ پر ملتا ہے تو وہ فوراً اس بات کو مان لیتا اور اسی قیمت کم قیمت میں سامان فروخت کر دیتا ہے۔

مگر افسوس اس بات کا ہے۔جیسے ہی سیاسی اور جغرافیائی سرحدوں کی حدبندی کے بعد ہم اپنی معروف رویوں اور صدق مقال و حسن افعال سے دور ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں الا ماشاء اللہ ملک و بیرون ملک مستورات کی عصمت دری، خودکشی، ڈرگ مافیا، صاحب اقدار کی پشت پناہی وغیرھا امراض میں مبتلاء ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

صورت حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ جنہیں ملکی اور اسلامی درد ہے۔مسائل کی نوعیت کو جانتے ہیں، لیکن ان کے پاس ذاتی کوئی اختیار نہیں ہے۔اور المیہ یہ ہے اجن کے پاس اختیار ہے وہ اسے آزادی رائے یا جو من میں وہ نام دے کر اسے ٹھیک کرنے کی فرصت نہیں ہے۔

نصاریٰ کا اور مسلمانوں کا نظریہ:

نصاریٰ کا کہنا ہے کہ انسان وراثتی حیثیت سے ہی مطلب آدم علیہ السلام اور حوّا رضی اللہ عنھا کی جانب سے پاپ لے کر پیدا ہوا ہے۔جب بچے کا گرجاگھر میں اس کا بپتسما کیا جاتا ہے، تو وہ صحیح عیسائی بن جاتا ہے اور صاف ہو جاتا ہے۔نصاریٰ کے عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر چڑھ کر سب کے پاپ (نافرمانیوں) ختم کر دیا ہے، عربی زبان میں بپتسما کو (اصطباغ) کہتے ہیں۔

thus for them baptism was a real washing , a personal renewal, and a rebirth in the Holy spirit[7]

یہ انکا مقدس رواج چلتا آرہا ہے، جس میں والد، اور بیٹے، اور روح القدس کے نام پر بچے کو پانی میں غوطا دیا جاتا ہے یا اس کے سر پر پانی ڈالا جاتا ہے۔

CC BY

ہندو مذہب میں؛ آواگون؛ معنی ہے۔یعنی بندے کا جدید پیدائش اس کے سابقہ جنم کے گناہوں کی سزائیں ہیں۔اس کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔۔۔وہ یہ ہیں (تناسخ ارواح)

جبکہ اسلام کا نظریہ واضح ہے کہ انسان وارثتی یا پیدائشی طور کوئی گناہ لے کر پیدا نہیں ہوا۔ہر ایک انسان کو فطرت سلیمہ پر پیدا کیا گیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًاؕ-فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَاؕ-لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِؕ-ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُۙ-وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ8

ترجمہ: تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت سلیم ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہ کرنا۔یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اپنے آپ کو حقیقت اور اخلاقیت کی روشنی میں قائم رکھو۔باطل کی بجائے حقیقت کو پسند کرو اور اس پر عمل کرو۔

اللہ کی رضا کو پہچانو اور اس کی تلاش میں رہو۔ اپنی ذات کو ایمانداری اور صداقت کے ساتھ برابر رکھو۔

باطل سے دور رہو اور حق کی تلاش میں جوش و خروش رکھو۔

اللہ کی راہ میں سیدھا رہو اور نیک عمل کرو۔

باطل سے پرہیز کرو اور ایمان کی راہ پر قائم رہو۔

اپنے عملوں میں ایمان، اخلاص، اور صداقت کو ظاہر کرو۔

حق کے راستے پر قائم رہو اور باطل سے بچو۔

اپنی نفسیات کو اللہ کی رضا کے لئے بناؤ اور باطل کو ناپسند کرو۔

براہ کرم بچے کا علم اور تعلیم اسلامی اصولوں پر کریں تاکہ وہ اپنی فطرت کے مطابق رہ سکے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے"۔(یعنی اس کی فطرت اسلام کی سچائی کو قبول کرنے کی طرف مائل ہے۔) پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں،((9))

OPEN ACCESS
CC BY

حدیث کے مطابق، جیسے جانور کا بچہ عموماً صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھار اس میں کوئی مقطوع الاعضاء بھی ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کی مخلوق میں قانون یہی ہے، اللہ کی حکمت کی روشنی میں کچھ استثنائی صورتوں کا وجود ہوتا ہے۔

حدیث سے ثابت ہے اگر ماں باپ فطرت سلیم پر ہیں تو وہ اپنے بچوں کی تربیت بھی اسی کے مطابق کریں گیں اور اگر ان میں فتور پیدا ہوگیا ہے تو ان اولاد کی میں اخلاقیات کا فقدان پیدا ہونا کوئی بعید بات نہیں کیونکہ والدین ہی بچوں کے لیے رہنما ہیں، اگر ہم والدین کی ذمہ داری کا مفصلا مفہوم مراد لیں تو رہنما بھلا ہو یا شریر دھواں سے گرد الود ہر دو صورت اولاد کی نشو و نما اور ذہنی ساخت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے۔ ہم جس طرح آج طبیعی اعتبار سے معاشرے کی گندگی نظر ا رہی ہے اور حسی اعتبار سے بھی۔ اگر عمیق نظر سے توجہ کریں تو غیر اخلاقی اور مفسدات اس بھی زیادہ اثر انداز ہیں بچوں کے کمزور اذہان کو بچانا دشوار امر ہے۔ ان میں سے چند کا ذکر زیر قرطاس کر رہا ہوں۔

گھریلو عدم اخلاقیات:

ان میں سے سب پہلے بچوں کے لیے پہلی درس گاہ والدین ہیں جب یہیں سے ہی غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ معاشی دوڑنے گھر کے اہم افراد دو تنخواہوں کے چکر میں اس قدر مصروفیت کا شکار ہیں کہ کیا صبح، کیا شام، مال کی حوس کا شکار ہیں۔ اس آیۃ مبارکہ کو بھلا کر (وما من دآبة فی الارض الا علی اللہ رزقھا)(ھود:٦) ایک دوسرے کے سامنے ناک رکھنے کیلیے اس قدر مصروف ہوگیئں ہیں۔ اپنی زندگی میں سکون مفقود یہاں تک کے بچوں کے ساتھ چند لمحات بسر کرنا پید اور کچھ لمحات ان کے چھل ساتھ قدمی کرنا، یا ان کو کسی نیک اجتماع، نماز کیلئے مسجد لے کر جانا تا کہ اخلاقی تربیت ہوسکے اور ان سے اسکول و مدرسہ کا کام معلوم کیا جائے، کن افراد میں مجلس سجھاتیں ہیں، کلاس میں ان کے بچوں کی کونسی پوزیشن ہے۔ اول پانچ یا سب سے آخری درجے کے طلباء میں شمار ہوتا ہے۔ اولاد کے اخلاقیات اور ان کے رہن سہن کو بہتر بنانے میں سرپرست حضرات و خواتین مرور زمانہ مین عدم توجہی شکار نظر آتے ہیں۔ جبکہ فرمان مصطفی ﷺ ہے کہ

الرجل راع علی اھل بیتہ ، وھومسئول عن رعیّتہ والمراۃ راعیتہ علی اھل بیت زوجھا ووالدہ وھی مسئولۃ علیھم؛[10]

ترجمہ:۔ گھر بڑا گھر والوں کا حاکم ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور زوجہ اپنے سرتاج کے گھر والوں کی اور اپنے اولاد کی نگہبان ہے اس سے ان کے متعلق سوالات ہوں گئیں۔

اس دنیا میں اولاد کی جملہ معاملات کی ذمہ داری والدین پر ہیں۔ اس لیے والدین کی اپنی ذمہ داری کے تعلق سے جس قدر سمجھ زیادہ ہوگی، مقصد اس قدر واضح ہوگا۔ والدین کی لاپرواہی کی وجہ سے بعض اوقات اولاد کی دنیا اور آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ جبکہ ایک مومن کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ اپنے گھر والوں کو آگ سے نجات دلائے، اور ان کو سچا مسلمان بنائے، اب اگر والدین اپنی

CC BY

ذمہ داری مکمل نہیں کرتے انہیں آخرت کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ بچہ والدین کو دیکھتا ہے اور آپ کی وڈیو بنا کر اپنے ذہن میں اس کی عکاسی کرتا رہتا ہے۔ بچے ویسے ہی کرتے ہیں جیسے آپ کو کرتے دیکھتے ہیں آپ کی زندگی آئینہ ہیں۔

میدان صحافت میں عدم اخلاقیات:

ہمارے صحافت کا میدان بھی اخلاقیات کے فقدان کا شکار ہے۔ خاص طور پر چند برسوں سے آزادی صحافت اور آزادی اظہار کے نام پر بغیر کسی چیک کے ٹی وی چینل، کاروباری بنیادوں پر حکومت اور بڑے تجارتی صاحبان کی زیر نگرانی یا ملکیتی حیثیت سے آغاز ہوا ہے۔ اس نتیجہ میں، ہمارے صحافتی ادارے مغربی معاشرتی اور ہندوآزمائی قیمتوں، الحاد اور دہریت کے نام پر جنسی اخلاقیات کی پامالی کو اپنا مقصد بنا کر نوجوانوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ ان کے پروگرامات تفریح کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ رنج کی بات یہ ہے کہ بہت سے فاسق و فاجر انسان اسلامی ایام یا رمضان کے دوران ان کے پروگراموں میں نوجوانوں کو نیم عریاں ملبوسات کے ساتھ بطور رول ماڈل پیش کیے جاتے ہیں۔ اخلاقی فقدان کی وجہ سے خبر پڑھنے والی خاتون بھی اسی طرح کے ملبوسات میں خبر دیتی ہیں۔ ڈراموں میں اختلاط، جسم کے خدوخال کی نمائش، اور اشتہارات میں مستورات کا تجارتی استحصال ہر ٹی وی چینل کی ضرورت بن گیا ہے۔

اخلاقیات کے فقدان میں معاشرے کی صورت حال یہ بھی ہے کہ ایک شخص خود کو پڑھا لکھا اور معاشرتی امور سے وابستہ سمجھتے ہوئے، ایسے طبقے کی خاتون سے غیر اخلاقی تعلقات قائم کرتا ہے۔ یہ بدترین بھیس میں نہایت بڑھتا ہے۔ جہاں وہ اس گناہ کا ذمہ دار ہے، وہاں اس شخص کے عملوں پر بھی ذمہ داری ہوتی ہے جو اسے اخلاقی بے راہ روی کی طرف لے جانے کے لئے ابھارتے رہتے ہیں۔ والدین کی عدم توجہ، بے لگام صحافت، اور بے باک میڈیا جس میں قرآن واحادیث کے خلاف مواد بھی نشر کی جھوٹی خبروں کا اس طرح اظہار کیا جاتا ہے گویا سچ ہو۔ جب اسلامی تعلیمات میں واضح ہے۔

"اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ." [11]

ترجمہ: جو شخص چار خصلتوں سے متشکل ہو، وہ اصل میں منافق ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان چاروں خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو پوشیدہ کرے تو یہ بھی ایک نفاق کی علامت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص امانت رکھے تو وہ امانت داری کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن واقعیت میں وہ امانت دار نہیں ہوتا۔ اسی طرح، جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتے وقت دھوکہ دیتا ہے، اور جب لڑائی جھگڑا کرتا ہے تو گالیاں دینے لگتا ہے۔

"إِذَا كَذَبَ العَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ المَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ" [12]

ترجمہ: جب آدمی جھوٹ بولتا ہے، اس کی باتوں سے ایک ناپسندیدہ بو اٹھتی ہے، اور اس بو کی وجہ سے فرشتہ اس سے دوری بڑھا لیتا ہے۔ یہ بو ناپسندیدہ معاشرتی رویے کو ظاہر کرتی ہے، جس کی وجہ سے فرشتہ اس انسان سے محبت اور قربت کی جگہ فاصلہ بناتا ہے۔

CC BY

صحافت کے لیے ایسے قوانین کا اجراء کیا جائے کہ میڈیا پر اخلاقیات سے گری باتیں اور جھوٹ پر مبنی رپوٹیگ کو لگا دی جائے۔

سوشل میڈیا میں اخلاقیات کا فقدان:

اکثر اوقات اس کو لوگ بطور تفریح لیتے ہیں، قدیم دور جہالت میں اس طرح کی جدید مشینی میسر نہیں تھی اس وقت فریش مینٹ کے لیے گھوڑ سواری، تیر اندازی تھی اور اس کے علاوہ موسیقی، رقص وسرور کی محافل اور شراب وشباب کی مجالس اور اس کے ساتھ ایک فلوریڈ نامی ایک کھیل تھا جس میں مکمل عریانہ مستورات کو کی دوڑ کراوئی جاتی تھی۔اب دور جدید میں بھی جہالت کی تمام حدیں پار کر دی ہیں، اب تو اسلام مخالف طاقتیں مسلم ممالک میں آٹھ مارچ تک ہی خواتین کا دن محدود نہیں رہا بلکہ مردوں اور خواتین کے درمیان برابری کے نعرے نے حجاب کی بے حرمتی اور ایسے ملبوسات کو فروغ دینا جس میں زیادہ سے زیادہ جسمانی ہیّت کا ظاہر ہوتی ہے۔ساحل سمندر اور پارکوں میں کچھ ممالک کی خاص پوائنٹ جو بے حیائی کے لیے معروف ہیں وہاں مستورات تمام حدیں پاڑ کر جاتی ہیں۔ مختصر ملبوسات میں نہانا اور کھیل کود، فٹ بال، ہاکی، ٹینس، کرکٹ اور خواتین کا تقریبا عریاں ہو کر بھاگنا، مستورات کی ترقی کی مثال سمجھی جاتی ہے۔عورتوں میں اس سوچ کو اجاگر کیا جارہا ہے کہ مردوں کی طرح گھروں سے باہر نکل تجارت کریں جس کی وجہ سے ان ہونے مسائل کا سامنا کرنا پرتا ہے، اس میں ایک گھمگیر مسئلہ سوشل میڈیا کی اشاعت کیلے عریانیت (pornography) کہا جاتا ہے۔

اس کو انسائیکوپیڈیا برٹانیکا میں ان الفاظ میں ذکر ہے۔

Pornography refers to the depiction of erotic content, such as in books, images, or films, with the intention of arousing sexual excitement. It is often subject to legal restrictions in many countries, based on several assumptions:

1. **Corruption of Morals:** One assumption is that pornography has the potential to corrupt or deprave the morals of both young people and adults. This suggests that exposure to pornographic material may lead individuals to adopt immoral or unethical behavior.

2. **Link to Sexual Crimes:** Another assumption is that consumption of pornography can lead to an increase in sexual crimes. This viewpoint suggests that exposure to explicit sexual content may encourage individuals to engage in harmful or criminal sexual behavior.

These assumptions have led to legislative prohibitions on pornography in various parts of the world, with governments imposing restrictions to mitigate its perceived negative effects on society..[13]

عریانیت کا معنیٰ عشق ومحبت کے مناظر پیش کرنا ہے۔خواہ کتب میں ہو یا تصویروں میں یا فلم میں جن کا مقصد جنسی جزبہ ابھارنا ہے۔دنیا کے اکثر ملکوں میں عریاں مواد قانونی ممانعت کا موضوع بن رہا ہے اس کے دو مفرضے ہیں۔

CC BY

۱): عریاں مواد جوانوں یا شباب دونوں میں اخلاقیات کے فقدان بڑھاتا ہے

۲): اسطرح کی چیزوں کا استعمال جنسی جرائم پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے

ایسا محسوس ہوتا ہے دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ کہ دنیا بھر کی تمام اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا ہے تمام فسادات کے مناظر اور نفس پرستی و شہوت پرستی کے تحت آج میڈیا پر وائرل کر دی گی۔ ہے اس قدر اخلاقیات کے فقدان کا مظاہرہ ہے، نفسانی خواہشات کے آڈوں (سینما گھر) کو بھی مات دے دی ہے۔ جو لوگ عزت و شرافت، حرام و حلال اور ذلت کے خوف سے سینما گھروں کی جانب رخ نہیں کرتے تھے، اب انہیں بھی سوشل میڈیا کی دلدل میں پھنس گیئں ہیں ان کا نکلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔

اسلامی تہذبات اور پاکدمنی، پردہ، شرم وحیاو غیرہ جیسے اصولوں کی کھلم کھلا بے حرمتی کی جاتی ہے جب کہ فرمان ربی عزوجل بلکل واضح ہے۔

قرانی اصولوں کے تحت نامحرم کی جانب شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ بہر حال ان سے شادی کی جاسکتی ہے اور محرم خواتین کے ساتھ شادی بھی نہیں کی جاسکتی۔

جیسا قرآن پاک میں احکام موجود ہیں:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ-ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۔ [14]

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ حکم ان کے لئے بہت ستھرا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان کے تمام کاموں کی خبر ہے اور وہ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪-وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ [15]

ترجمہ: مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ انہیں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنا بناوٹ نہ ظاہر کریں، مگر اتنا ہی دکھائیں جتنا خود ہی ظاہر ہو۔ انہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنے چادر کو اپنے سر کیچھی کریں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں۔

امام عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس حکم میں نگاہیں جھکانے اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کے نافذ نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مردوں کے حالات، ان کے اعمال اور ان کی نگاہوں کا دلوں کا مطالعہ ہے۔ وہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کی چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ جب مرد اس بات سے آگاہ ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور ہر غلط حرکت سے بچیں۔ [16].

CC BY

وَّ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ۚ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ۚ وَ اُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِہٖ مِنۡہُنَّ فَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ فَرِیۡضَۃً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا تَرٰضَیۡتُمۡ بِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِیۡضَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا[17]

ترجمہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمان مردوں کے لیے ان کی عورتوں سے شادی کرنا حلال ہے، مگر کافروں کی عورتوں سے نہیں۔ جو عورتیں تمہاری ملک میں آئیں، یعنی کافرملکوں کی عورتیں، تو ان کو نکاح میں لا سکتے ہو۔ اگر تم نکاح کر لو اور ان کے بندھے ہوئے مہر دے دو، اور بعد میں اگر تم میں سے دونوں طرف رضامندی ہو جائے، تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ یہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے اور اس کے فیصلوں میں حکمت ہے۔

معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں عورتوں سے نفع اٹھانے کی صرف دو صورتوں کی اجازت دیتا ہے۔ ۱: شرعی نکاح کے ذریعے

۲): عورت جس صورت میں لونڈی بن جائے۔ (جو آج کل مفقود ہے) لہٰذا اس کے علاوہ باقی ساری صورتیں حرام ہے۔

اللہ فرماتا ہے۔ وَ لَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَ سَآءَ سَبِیۡلًا [18]

ترجمہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بدکاری کی طرف نہ جاؤ، بیشک وہ بے حیاء ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔ یعنی بدکاری اور بے حیاءی کو پسند نہ کرو، کیونکہ یہ ایک ناپسندیدہ اور بدراہ ہے۔

زنا ایک بہت بڑا گناہ ہے جو اسلام کی نظر میں ناپسندیدہ اور مذموم ہے۔ یہ ایک بے حیائی اور فساد کی جڑ ہے، جو معاشرت میں بہت سارے امور کی بنیاد ہوتی ہے۔ زنا کی وجہ سے ایڈز جیسی لاعلاج بیماری کا پھیلاؤ بھی ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں زنا کو انسانیت کی اخلاقی اور سماجی بنیادوں کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

اجنبی اور غیر محرم مستورات کی جانب نظر کرنا، خوہشات نفس کو پورا کرنا آنکھوں کا زنا کہلاتا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں بھی اس کے احکام بیان کیے گیے ہیں۔

مفہوم): حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ اے علی رضی اللہ عنہ۔۔۔ یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ پہلی نظر کو معاف سمجھا جاتا ہے، لیکن دوسری نظر کو ناجائز اور غیر معقول سمجھا جاتا ہے۔ اس حدیث سے سامنے آتا ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے شخص کی عورت یا مرد کو بے حیائی سے دیکھنا اور ان پر دوسری نظر ڈالنا ایک غیر اخلاقی عمل ہے جو اسلام میں مسترد ہے۔[19]

مفہوم): آقا ﷺ نے فرمایا؛ جو شخص کسی اجنبی عورت کے محاسن پر شہوت کی نظر ڈالتا ہے، قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ ڈال دیا جائے گا۔ اس بیان سے سامنے آتا ہے کہ اسلام میں اجنبی عورتوں کی محاسن کو دیکھنا اور ان پر لباسوں کے زیرِ جلوہ دیکھنا مسترد ہے۔۔[20]

CC BY

مندرجہ بالا آیات و احادیث مبارکہ سے معلوم ہو گیا کہ ایک مسلمان کے لیے روا نہیں کہ وہ سوشل میڈیا کی اسکرین پر اجنبی مستورات کی جانب نظر کرتے ہوئے اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرے اور لطف اندوز ہو یہ اخلاق سوز افعال اور عدم اخلاقیات کا منہ بولتا ثبوت ہے ان افعال کا ارتکاب کرکے مسلمان اپنے رب عزوجل کے غضب کو دعوت دیتا ہے اور اپنی آنکھوں کو زنا میں مبتلا کرتا ہے.

حوالہ جات:

[1] الخرائطی أبو بکر محمد بن جعفر، مکارم الأخلاق للخرائطی، باب الحث علی الاخلاق الصالحہ، ناشر دار الآفاق العربیۃ، القاھرہ، طبعہ الأولی، ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۹م۔ ص:۳۶، حدیث، ۳۲

[2] احیاء العلوم (اردو)؛: مکتبۃ المدینہ، کراچی؛ ج۳؛ ص ۱۶۵ غزالی ابو حامد محمد بن محمد،

[3] (ابن عساکر الامام أبي القاسم علی بن حسین تاریخ مدینہ دمشق، ناشر دار الفکر للتوازیع، ج۴۱!ص ۴۰۸)

[4] الغزالی أبو حامد محمد بن محمد؛ احیاء علوم الدین، ناشر دار المعرفۃ؛ بیروت، ربع مھلکات، کتاب ریاضۃ النفس و تھذیب الاخلاق؛ ج:۳: ص ۵۰

[5] (الخرائطی أبو بکر محمد بن جعفر، مساویٔ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی سوء الخلق من الکراھہ، ناشر؛ مکتبۃ السوادی للتوازیع، جدہ، طبعہ الأولی، ۱۴۱۳ھ۔ ۱۹۹۳م، ص ۲۰، حدیث:۷)

[6] (مساویٔ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی سوء الخلق من الکراھہ، ص ۲۰، حدیث:۷)

[7] Article :Baptism in the Holy Spirit by Father Father Raniero Cantalamessa: pages 2

[8] (روم:۳۰)

OPEN ACCESS

[9] بخاری للامام ابی عبد اللہ اسماعیل البخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات ہل یصلی علیہ ۔۔۔ الخ، دار الیمامہ، بیروت ، ۱۹۸۷م، ۱/ ۴۵۷، الحدیث: ۱۳۵۸

[10] صحیح بخاری للامام ابی عبد اللہ اسماعیل البخاری، دار الیمامہ، بیروت، ۱۹۸۷م حدیث نمبر:۷۱۳۸)

[11] (صحیح بخاری، للامام ابی عبد اللہ اسماعیل البخاری، دار الیمامہ، بیروت، ۱۹۸۷م، حدیث نمبر، ۳۴)

[12] (الترمذی ابو عیسی، سنن ترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الناشر: دار الغرب الاسلامی، سنۃ ۱۹۹۴ حدیث نمبر: 1972)

[13] The Encyclopedicia Britannica, 8/127

[14] القرآن: ۲۴: ۳۰

[15] القرآن: ۲۴: ۳۱

[16] مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۳۰، ص ۷۷۷

[17] القرآن ۲۴: ۴

[18] القرآن: ۳۲: ۱۷

[19] " امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ، سنن ابو داؤد, "دار الحیاء اتراث العربی "بیروت "باب مایومر بہ من غض البصر "۳ ج، 49، حدیث نمبر 2142

[20] الدرایہ فی تخریج احادیث الھادیہ ۲: ۲۲۵، حدیث نمبر ۹۴۹، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

Reference:

1:Al Kharati Abu Bakar Muhammad Bin Jafar , Makarim Al Akhlaq Lel Kharaity , Bab Ul Hass Ala Lakhlaq Al Saliha, Nashir Dar Ul Afaq Al-Arabiya, Al Qahirah , 1999AD, 1419 AH P, 34, Hadith : 32

2:Al Ghazali Abu Hamid Muhammad Bin Muhammad, Ihya Uloom (Urdu) Maktaba Tul Madinah, Karachi Vol. 3 , P 165

3:Ibn Asaqir Al-Imam Abi Al Qasim Ali Bin Hussain , Tarikh E Madina Dimashq , Nashir Dar Al Fikr Li Towazee Vol . 41 P. 408

4: Al Ghazali Abu Hamid Hamid Muhammad Bin Muhammd , Ihya Uloom Din, Nashir Dar Al-Marafah , Beirut, Rubu Muhlikat, Kitab Riyaz Al-Nafs Wa Thazeeb Al-Akhlaq ,Vol.3, P.50

5:Al- Kharati, Abu Bakr Muahmmad Bin Jafar ,Masawi Al-Akhlaq Lel Kharati, Bab Ul Maja Fi Soo-Ul -Khalq Min Al-Karahiyah

6: Masawi Al- Iklaq Lil- Khaeati, Bab Ma Jaa Fi Su-Ul- Khalq Min Al- Karahiyti P:20,Hadith: 7

7: **Article :Baptism In The Holy Spirit By Father Father Raniero Cantalamessa: Pages 2**

8: Rom: 30

9:Al- Bukhri Lil Imam Ul Abi Abdullah Ismail Al Bukhari, Kitab Al- Janaiz, Bab Iza Islam Al- Sabi, Fa Mata Hal Yusali Alaihi ….. Darulyimama , Beirut 1987,1\457, Hadith : 1358

10: Al-Bukari Lil Imam Abi Abdullah Ismail Al- Bulkhari, Darulyimama, Beirut 1987, Hadith No: 7138

CC BY

11:Al-Bukari Lil Imam Ul Abi Abdullllah Islami Al Bukhari, Darulyimama , Beirut 1987, Hadith No 34

12:Al-Tirmizi Abu Isa, Sunan Totmizi Bab Maja Fi Al- Sadiq Wa Al- Qizb Nashir Dar Ul Gharb Al- Islami, Sunanah 1994 Hadith No :197

13: The Encyclopedic Ia Britannica, 8/127

14:Al- Quran :24 : 30

15: Al- Quran : 24 : 31

16:Mudarik, Al- Noor, Alayah , 30 P: 777

17:Al-Quran : 4 ; 24

18: Al-Quran : 17 :32

19:Imam Abu Dawud Sulaiman Bin Al- Ashath Al- Sajaistani ,Sunan Abu Dawud , Dar Al- Hiya Ataruras Al- Arabi , Beirut , Bab Ma Yomaro Bihe Min Gada Albasar Vol;3 ,P:49 Hadith No: 2142

20:Darya Fi Takhrej Hadith Al- Hadiyyah 2:225, Hadith No 949 ,Maktaba Rashidiyyah ,Quetta